بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۷ | ہفتہ ۱۰ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ ۲۰ ظہور ۱۳۶۲ ہش ۲۰ اگست ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۸۹
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ بیرونِ پاکستان میں غیر معمولی بیداری

جماعت احمدیہ ناروے کے چندے ۲½ گنا سے بھی زائد ہو گئے

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ساری جماعت کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اور حضور کے پُر اثر ارشادات کو اپنی رحمت سے ثمر بار کرتے ہوئے جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان کو غیر معمولی بیداری کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جو ملنے والی رپورٹوں سے عیاں ہے مثال کے طور پر جماعت احمدیہ ناروے کی ۳۰ جون ۱۹۸۳ء کو ختم ہونے والے مالی سال کی رپورٹ کے مطابق لازمی چندہ جات کے بجٹ ۴۵,۰۰۰ کرونر کے مقابل پر وصولی ایک لاکھ سولہ ہزار چھ سو چونسٹھ کرونر ہوئی ہے جو کہ بجٹ سے اڑھائی گنا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اسی طرح چندہ تحریک جدید کے بجٹ ۴,۰۰۰ کرونر کے مقابل پر اسکی وصولی ۱۲,۴۱۰ کرونر ہوئی ہے جو کہ بجٹ سے تین گنا زیادہ ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

مبلغ انچارج مکرم کمال یوسف صاحب اور ان کے رفقائے کار جملہ عہدیداران اور مخلصین جماعت ناروے احباب کی خصوصی دعا کے مستحق ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ انکی توفیقِ خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے۔ انکی جملہ مشکلات کو دور فرمائے اور یہ اپنے مولیٰ سے راضی رہیں اور وہ ان پر راضی ہو۔

(وکیل المال ثانی، تحریک جدید۔ ربوہ)

روح پرور۔ ایمان افروز۔ قابلِ تقلید

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کیسے کیسے مخلصین عطا کئے ہیں۔ اس کی چند مثالیں دعا کے لئے پیش ہیں:۔

(۱) کینیڈا کے ایک دوست نے نئے مشن ہاؤسز و مساجد فنڈ کے لئے پہلے سات ہزار ڈالرز کا وعدہ کیا تھا۔ چند دنوں بعد انہیں مزید ترقی مل گئی۔ اس پر انھوں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنا وعدہ دس ہزار ڈالرز کر دیا۔

(۲) ایک اور دوست نے پانچ صد ڈالرز کا وعدہ کیا تھا۔ اور ادائیگی بھی کر دی تھی۔ حضور کا پیغام سننے پر اس قدر اثر ہوا کہ اپنا وعدہ دس ہزار ڈالرز کر دیا۔ پھر مغربی کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں جب دوبارہ حضور کا پیغام سننے کا موقعہ ملا تو ان پر وارفتگی کا عالم طاری ہو گیا اور انہوں نے اپنا وعدہ مزید بڑھا کر پندرہ ہزار ڈالرز کر دیا۔

(۳) ایک اور دوست کو حضور کا پیغام پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے خاندان کو بے شمار احسانات و انعامات سے نوازا ہے۔ اس کے شکرانہ کے طور پر انھوں نے پچیس ہزار ڈالرز کا وعدہ کر دیا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کی توفیق خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے۔ جملہ مشکلات اور پریشانیوں سے نجات دے اور ان پر راضی ہو۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

معاونین خصوصی تحریکِ جدید بیرونِ پاکستان

بیرونِ پاکستان کی مزید تازہ رپورٹوں کے مطابق مندرجہ ذیل احباب نے تحریک جدید کے جہاد میں نمایاں قربانی کر کے معاونینِ خصوصی کی صف دوم میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور مزید مقبول قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

۱۔ مکرم ملک مشتاق احمد صاحب ۸۷ پونڈ
۲۔ مکرم نسیم احمد صاحب مع اہل و عیال ۸۳ "
۳۔ " مبارک احمد صاحب ۸۳ "
۴۔ " عنایت الرحمٰن صاحب ۵۰ "

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

جلنگھم (انگلستان) میں جلسہ یوم خلافت

آج سے پچھتر سال قبل ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ پر قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا ظہور ہوا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے صدمہ کو خداوند قدوس نے خلافت کے قیام سے سکینت میں بدل دیا۔ لرزتے دلوں کو تمکنت عطا فرمائی اور کاروان احمدیت پھر اپنی مقدر منزل کی طرف رواں ہوا۔

اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے شکر کے طور پر جماعت احمدیہ اس بارہ میں اجلاس منعقد کر کے خلافت کے مختلف پہلو بیان کر کے اپنے ایمانوں کو تازہ کرتی ہے۔

جلنگھم (انگلستان) میں اس بارہ میں جلسہ ۲۸ مئی کو ساڑھے چار بجے شام مسجد ناصر میں منعقد ہوا جس میں یکصد کے قریب احباب نے شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا۔ پہلی تقریر اردو میں جناب حمید اللہ صاحب نے کی جو حال ہی میں قادیان سے تشریف لائے

جلسہ کی کارروائی کا اختتام مسٹر بی اے شاہ کے اختتامی ریمارکس پر ختم ہوا جس میں انہوں نے خلافت کی نعمت کی قدر دانی۔ خلیفہ وقت کے ساتھ ذاتی تعلق اور آپ کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی تاکید فرمائی۔

(مرسلہ: وکالت تبشیر ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۸ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت ٹانگوں میں درد اور غنودگی کی وجہ سے ناساز ہے

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت یابی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

● استاذی المکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں مولا کریم محترم ملک صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ کام کرنے والی بامقصد لمبی زندگی عطا فرمائے اور سلسلہ کے لئے آپ کا وجود ہمیشہ ہمیش بیش از پیش برکتوں کا حامل رہے۔ آمین

(منیر احمد جاوید۔ استاذ الجامعہ ربوہ)

● میرے دادا جان مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب کا "ہاجرہ کلینک لاہور" میں مثانہ میں پتھری اور پروسٹیٹ (PROSTATE) کا آپریشن ہو رہا ہے وہ کمزور بھی بہت ہیں۔ سب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ان کے کامیاب آپریشن اور صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

(خالدہ سولنگی بنت نذیر احمد سولنگی۔ ربوہ)

● میری اہلیہ محترمہ (والدہ صاحبہ محترمہ صالح محمد خان صاحب شاہد مبلغ بلجیم و حافظ برہان محمد خان صاحب شاہد) کی آنکھ کا آپریشن ۲۴/۷ کو ہوا تھا اب دو دن سے طبیعت پھر خراب ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ دوبارہ سرگودھا سے جایا جا رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(فتح محمد خان۔ دارالنصر غربی ربوہ)

● خاکسار کے والد محترم ملک محمد عبد اللہ صاحب ریٹائرڈ کمرشل سپرنٹنڈنٹ (ریلوے) پچھلے بارہ تیرہ دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ دو دفعہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ کنعان ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور احسان سے محترم والد صاحب کو کامل صحت دے اور تمام بیماریوں سے شفا دے۔ آمین

(عبد الرشید ناہد۔ مکان نمبر ۳۱/۲۶ دارالرحمت شرقی ب۔ ربوہ)

● خاکسار احباب جماعت کی دعاؤں کا محتاج ہے۔ دل کی تکلیف سے اب افاقہ ہے۔ صحت بہتر ہے مزید بہتر صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (اقبال احمد نجم سابق مبلغ اسپین وکالت تبشیر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

۲۰ ظہور ۱۳۶۲ ہش

دُنیا میں رونما ہونے والا ایک انقلابِ عظیم

اور

اُس کی اصل وجہ

انسانوں کی ذہنیت بدلنا اور ان کے نقطۂ نظر میں تبدیلی لانا اور ان کی زندگیوں میں انقلاب عظیم برپا کرنا یعنی وہ جو رو بہ دنیا ہیں انہیں رو بہ خدا کر کے ان میں عشقِ الٰہی کی آگ بھڑکانا اور پھر وصال الٰہی کی منزل تک پہنچانا، یہ وہ انتہائی مشکل کام ہے جو مامورین الٰہی کے سپرد ہوتا ہے۔ ہر مامور من اللہ فرد واحد ہوتا ہے بالکل اکیلا اور یکہ و تنہا۔ اُسے منجانب اللہ یہ حکم ملتا ہے کہ اٹھ اور بگڑی ہوئی انسانیت کو راہِ راست پر لا، بھٹکے ہوئے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو منزلِ جاناں کا رستہ بتا اور ان کی زندگیوں میں انقلاب عظیم برپا کر کے انہیں اس راستہ پر چلا اور خود اپنی راہ نمائی میں انہیں قدم بہ قدم چلاتے اور راستہ کی صعوبتوں سے بچاتے ہوئے اس منزلِ مقصود پر پہنچا جس تک از خود پہنچنا ان کے لئے ممکن نہیں ہے۔

یہ اتنا مشکل اور بظاہر اس درجہ ناممکن کام ہے کہ نظر یہی آتا ہے کہ اکیلا انسان اسے سرانجام نہیں دے سکتا۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ ہر نبی نے اکیلا ہونے اور بے سروسامان ہونے کے باوجود اپنے اپنے زمانہ میں تن تنہا یہ مشکل کام سرانجام دیا اور دیا بھی اتنی کامیابی سے کہ ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مامورین الٰہی کو منجانب اللہ ایک ایسا کارگر ہتھیار عطا کیا جاتا ہے کہ جس سے کام لے کر وہ ناممکن کو ممکن کر دکھاتے ہیں۔ ایسا ہمہ گیر انقلاب ان کے ذریعہ برپا ہوتا ہے کہ یوں لگتا ہے کہ اب نہ یہ زمین وہ زمین ہے اور نہ یہ آسمان وہ آسمان ہے بلکہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان معرضِ وجود میں آچکا ہے اور اس نئے آسمان کے نیچے نئی زمین پر جو مخلوقِ خدا بس رہی ہے وہ بھی ایک نئی مخلوق ہے، اگرچہ وہ ہیں تو انسان ہی لیکن ہیں بالکل نئی وضع قطع کے انسان پہلے سے اس درجہ مختلف کہ زمینی ہوتے ہوئے عالم بالا کی آسمانی مخلوق نظر آتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ ہتھیار جو مامورین الٰہی کو نشان کے طور پر بطور خاص عطا کیا جاتا ہے کیا ہے؟ وہ جیسا کہ تاریخ انبیاء شاہد ہے ایک ہی ہے اور وہ ہے دعا کا ہتھیار۔ اسی کے ذریعہ وہ بظاہر نہتے، بے کس اور بے یار و مددگار ہونے کے باوجود بڑی دلیری اور پامردی کے ساتھ کُل جہان کا مقابلہ کرتے ہیں اور بالآخر اسے زیر پا کئے بغیر نہیں رہتے۔ اس ایک ہتھیار کو کام میں لانے سے ہی انہیں ایسی کامل اور مکمل فتح نصیب ہوتی ہے کہ جو پہلے خون کے پیاسے ہوتے ہیں جاں نثار اعوان و انصار میں بدلے بغیر نہیں رہتے۔

جملہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے دعا کا انتہائی کارگر ہتھیار سب سے بڑھ کر نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا کیونکہ آپ ایک ایسے زمانہ میں جو انتہائی تاریکی کا زمانہ اور ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق تھا پوری نوعِ انسانی کو ظلمت سے نکال کر نور میں لانے اور اسے نورانی بنانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپؐ نے اس انتہائی کارگر ہتھیار سے کام لے کر دنیا میں ایسا انقلاب عظیم برپا کیا کہ جس کی تاریخ عالم میں کوئی مثال موجود نہیں ہے اس انقلاب عظیم کی ایک ہی وجہ تھی اور وہ یہ کہ آپؐ نے اس انتہائی کارگر ہتھیار کو استعمال کرنے میں انتہا کر دی اور اس کے استعمال کا ایسا عدیم النظیر نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا کہ جو نوعِ انسانی کے لئے رہتی دنیا تک مشعلِ راہ کا کام دیتا رہے گا۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب عظیم کی اصل وجہ کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ کے روحانی فرزند جلیل اور ادنیٰ غلام حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے

(باقی دیکھیں ص۶ پر)

حضرت مولانا عبدالمالک مرحوم رضی اللہ عنہ کی یاد میں

"پیچھے آکر بھی کئی پہلوں سے آگے بڑھ گیا"

اک حباب بحر ہے انسان کی یہ زندگی
جانے کب اور کس جگہ آجائے رحلت کی گھڑی

ہر کسی کو ہے گزرنا ایک دن اس راہ سے
چھوڑ کر دنیا یہ جا ملنا ہے پھر اللہ سے

وہ کہ تھا جس کی زباں پر ہر گھڑی صلِّ علیٰ
وہ کہ جس کا کام تھا بہبودیٔ خلقِ خدا

وہ کہ جس نے خدمتِ دیں میں گزاری عمر سب
منہمک رہتا تھا جو تبلیغِ حق میں روز و شب

وہ کہ ہر دم تول کر کرتا تھا جو ہر ایک بات
وہ کہ تھی مجموعۂ علم و عمل جس کی حیات

وہ کہ کرتا تھا دعاؤں سے جو ہر مشکل کو حل
وہ کہ بیماری میں بھی پاتا تھا جو مسجد میں کل

وہ کہ تھی شب زندہ داری جس کے معمولات میں
یاب سے ملتا تھا جو خوبوں میں اور عادات میں

تھا رسالت کا جو شیدائی خلافت کا غلام
جس نے قریہ قریہ پہنچایا محمدؐ کا پیام

ایک پل میں غیر کو اپنا بنا لیتا تھا جو
دُکھ میں بھی چہرہ مسرت سے سجا لیتا تھا جو

وہ کہ ضو افگن تھی جس کے دل میں برقِ لاتخف
وہ کہ ہونے دی نہ میراثِ سلف جس نے تلف

جس نے آخر تک نہ چھوڑا دامن اپنے یار کا
دے گیا ہے جو سبق سب کو وفا و پیار کا

خاندان جس کا تھا چوٹی کا معزز خاندان
اور پدر تھے از غلامانِ مسیحائے زمان

کی منادی جس نے حق و صدق کی تا زندگی
ہند و پاکستان سے باہر جا کے بھی تبلیغ کی

گفتگو دشمن سے بھی کرتا تھا جو ہنستے ہوئے
جھومتا مجھ کو نظر آتا تھا جو چلتے ہوئے

جس کا جینا اور مرنا تھا خدا کے واسطے
موت کے منہ میں گیا اُسکی رضا کے واسطے

پیچھے آکے بھی کئی پہلوں سے آگے بڑھ گیا
پا لیا درجہ شہادت کا بصد ناز و ادا

انجمن کے شعبۂ تبلیغ کا روحِ رواں
عالم و فاضل، فقیہہ و نکتہ داں شعلہ بیاں

آہ! رخصت ہو گیا وہ جانبِ خلدِ بریں
خود تو خوش خوش چل بسا پر کر گیا سب کو حزیں

واہ کیا خوش قسمتی ہے تیری اے عبدِ خدا
جاں بھی اپنی کر گیا تو اپنے مولے پر فدا

کر کے قرباں چند روزہ زندگی بہرِ خدا
پا گیا تو تا ابد عشقِ حقیقی کا مزا

کیوں کہیں ہم تجھ کو مُردہ تو تو اب بھی زندہ ہے
کام جو تو کر گیا ہے آج بھی تابندہ ہے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

اصحّ الکتب بعد کتاب اللہ — البخاری

صحیح بخاری کا مقام دنیائے حدیث میں

"صحیح بخاری امام صاحب کے وقت میں تالیف ہوتی تو امام اعظم صاحب اس کو آنکھ پر رکھ لیتے"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نوٹ :- محدثین اور صحاح ستہ کے سلسلے کا یہ دوسرا مضمون ہے جو صرف صحیح بخاری کے مقام و مرتبہ پر مشتمل ہے۔

مکرم منیر احمد جاوید صاحب ۔ استاذ الجامعہ ربوہ

تالیفِ صحیح میں امام کا نقطۂ نظر

جمع احادیث کے بارہ میں امام بخاری کا نظریہ دوسروں کے مقابلہ میں بالکل اچھوتا نظر آتا ہے۔ آپ کو صحیح غلط، اچھی بری تمام احادیث جمع کرنے کا شوق نہیں۔ موصوف نے اپنے مجموعہ کو رطب و یابس سے بھرنا پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ نے احادیث کے جانچنے اور پرکھنے کی ایک میزان مقرر فرمائی جو حدیث اس میزان و کسوٹی پر پوری اترتی اسے آپ اپنی صحیح میں جگہ دیتے ورنہ نظر انداز فرما دیتے تھے۔ گویا وہ حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں بلکہ آپ کی طرف غلط طور پر منسوب کر دی گئی ہے۔ آپ کی اس کسوٹی میں سب سے پہلے راویوں کی زندگی اور ان کے عمل کو پرکھا جاتا ہے آپ ان کے حالات جانچتے ان کے اخلاق و عادات، راستگوئی، صدق و صفا، امانت و دیانت نیکی و ایمانداری طرزِ زندگی، معاشرت و تمدن وطن مالوف اور خاندان کے بارہ میں تحقیق کرتے کہ ان معاملات میں وہ کن درجات و اقدار کے حامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کی نظر اس امر پر بھی رہتی کہ راوی کا تعلق اور صحبت اپنے سے پہلے راوی کے ساتھ ہے یا نہیں۔ یا یوں ہی اس نے سُنی سنائی بات کو حضور اکرمؐ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

پھر آپ یہ بھی دیکھتے کہ راوی کا تعلق اپنے سے اوپر راویانِ اولیٰ میں کسی غلط راوی سے تو نہیں مل گیا؟ آپ ان تمام امور کو اس لیے پیشِ نظر رکھتے کہ تا تمام احادیث کو آیاتِ قرآنیہ سے مطابقت دیکر مسائل شرعیہ میں فتاویٰ جاری کریں۔ اور اجرائے فتاویٰ میں کسی قسم کی لغزش نہ ہو سکے۔ اور یہ کہ آپ کی کتاب میں درج کوئی بھی حدیث کلامِ الٰہی کے خلاف نہ ہو۔ اور ہر وقت یہ چیز آپ کے ذہن میں رہتی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، اللہ تعالیٰ کے احکامات سے سرِ مو مختلف نہیں ہو سکتے۔

لہٰذا ایسا حکم جو قرآن کریم کے خلاف ہو۔ اسے حضورؐ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ اور ان احتیاطوں کے بعد مزید یہ کہ آپ اپنے مجموعہ کو اس قدر متبرک و مقدس رکھنا چاہتے ہیں کہ اس کی تالیف میں کسی قسم کی نمود و نمائش کا دخل نہ ہو پائے۔ اس لیے کہ جس وجود کی طرف انہیں منسوب کیا جا رہا ہے۔ وہ ہر قسم کے نمود و نمائش سے منزہ ہستی ہے۔ اس لیے آپ اس کی تالیف میں خالصۃً لوجہ اللہ کوشاں رہے آپ کے یہ نظریات اعلیٰ و ارفع تھے جبھی تو اللہ نے اسے تلقی بالقبول عطا فرمائی۔ اور ایک جہاں کے دل میں اس کی محبت ڈال دی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ

سکھوں کی حکومت کے زمانہ میں، جبکہ ابھی اشاعت کے ذرائع بھی کم تھے، اور مسلمانوں پر ادبار بھی تھی، کئی بزرگ یہ خواہش کیا کرتے تھے کہ زندگی میں ایک بار صحیح بخاری کی زیارت بھی نصیب ہو جائے۔

میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ امام بخاری کا مطمحِ نظر اپنی جامع کو رطب و یابس سے پاک شکل میں پیش کرنا تھا۔ علاوہ ازیں آپ نے کل احادیث صحیحہ کا حصول بھی مطمحِ نظر نہیں بنایا بلکہ اختصار کا لحاظ رکھتے ہوئے احادیث صحیحہ کو پیش کرنا آپکا مقصود تھا۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں۔

"لم اخرج فی ھذا الکتب الا صحیحا وما ترکت من الصحیح اکثر"

(تاریخ بغداد ج ۲ ص ۹ شروط الائمۃ الخمسہ ص ۵)

یعنی۔ میں نے اس کتاب میں صحیح احادیث کے سوا کچھ درج نہیں کیا اور (اختصار کے خیال سے) بہت سی صحیح احادیث چھوڑ بھی دی ہیں۔

چنانچہ امام حازمی نے بھی امام صاحب کے اس نقطۂ نظر کی وضاحت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ امام بخاری کا مقصود احادیثِ صحیحہ کا ایک اختصار تیار کرنا تھا۔ احادیثِ صحیحہ کا استیعاب ان کے پیشِ نظر نہیں تھا۔

(التعلیقات علی الحازمی ص ۵)

تالیفِ صحیح میں آپ کے نقطۂ نظر کے بارہ میں چند مزید آراء پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

★ امام نوویؒ فرماتے ہیں۔

"امام بخاری کا مقصد صرف احادیث کا تعارف ہی نہیں بلکہ اس کتاب میں انکا اصل مقصد یہ ہے کہ احادیث سے احکام کا استنباط کیا جائے اور زندگی کے مختلف مسائل کے لیے ان سے استدلال کیا جائے"

(مقدمہ فتح الباری ص ۶، امام اعظم اور علم الحدیث ص ۴۸۷)

★ علامہ نواب صدیق حسن خان اپنی کتاب "الحطہ فی ذکر الصحاح الستۃ" میں امام بخاری کا نقطۂ نظر بایں الفاظ بیان کرتے ہیں۔

"امام بخاری نے صحتِ احادیث کے ساتھ فقہی فوائد اور حکیمانہ نکتوں کے استنباط کا بھی التزام کیا ہے۔"

(الحطہ : ص ۸۳)

★ علامہ زاہد کوثری بیان کرتے ہیں کہ۔

"صحیح میں امام بخاری کی غرض صرف یہ ہے کہ احادیث صحیحہ متصلہ کی تخریج کی جائے، اور اس کے ساتھ ان احادیث سے فقہ، سیرت اور تفسیر کے مسائل کا استنباط کیا جائے۔ اور استشہاد میں صحابہ، تابعین اور فقہاء کی آراء سے مدد لی جائے۔ اسی بناء پر وہ متونِ احادیث میں تقطیع بھی کرتے ہیں۔"

(التعلیقات علی الحازمی ص ۵)

★ حافظ ابن حجر عسقلانی، جو صحیح بخاری کے سب سے بڑے شارح مانے جاتے ہیں۔ کی وقیع رائے اس بارہ میں یوں ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"امام بخاری کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ آپ کی صحیح فقہی فائدوں اور حکیمانہ نکتوں سے مالا مال ہو۔ آپ نے اپنے فہم کے مطابق متونِ احادیث سے بہت سارے نئے معانی نکالے ہیں اور انہی معانی کی مناسبت سے ایک ہی حدیث کو ایک سے زیادہ ابواب میں مختلف معانی کی وضاحت میں بیان کیا ہے۔"

(الہدی الساری ص ۶)

★ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ:۔

"امام بخاری کی اصل غرض احادیث کے ذخیرہ میں سے صحیح و مستفیض و متصل کا انتخاب ہے آپ نے اس میں فقہ و سیرت اور تفسیر سے بھی استنباط کیا ہے۔ اور اخذِ حدیث میں جو شرط انہوں نے مقرر کی تھی وہ بدرجہ کمال پوری کی ہے۔"

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۵)

عدد مرویات

علامہ الجزائری کے بقول صحیح بخاری ایک سو سے زائد کتب اور تین ہزار چار سو پچاس ابواب پر مشتمل ہے اور تمام احادیث معہ تعلیقات و شواہد و متابعات و مکررات ۹۰۸۲ ہیں۔ مکرر روایات کو حذف کر کے احادیثِ مرفوعہ کی تعداد ۲۶۶۲ ہے۔ ۲۲ احادیث معہ مکررات ثلاثیات (یعنی وہ احادیث جو صرف تین راویوں کے واسطہ سے امام تک پہنچیں) ہیں، لیکن اگر مکرر روایات کو حذف کر دیا جائے تو ثلاثی روایات کی تعداد ۱۶ بنتی ہے۔ صحیح بخاری میں معلق روایات ۱۳۴۱ ہیں اور وہ روایات جو متابعات یا تنبیہ کے طور پر لائے ہیں ان کی تعداد ۳۴۴ ہے۔

(توجیہ النظر ص ۹۴)

جبکہ علامہ نووی اور ابن الصلاح کے نزدیک تکرار کے ساتھ بخاری کی کل روایات ۷۲۷۵ ہیں۔ اور عدم تکرار کے ساتھ ۴۰۰۰ ہیں۔

(تدریب الراوی ص ۳۰)

لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی نے پوری احتیاط کے ساتھ شمار کر کے روایاتِ مرفوعہ کی تعداد ۷۳۹۷ بیان کی ہے جبکہ تکرار کے ساتھ متابعات و تعلیقات کی تعداد ۱۳۴۱ ہے۔ جن میں سے اکثر کو امام بخاریؒ نے مسنداً بیان کر دیا ہے۔ اور موقوفات صحابہ اور مقطوعاتِ تابعین کی تعداد ۳۴۱ ہے۔ اس طرح تمام احادیث کی کل تعداد ۹۴۰۷ بنتی ہے اور غیر مکرر روایاتِ مرفوعہ ۲۳۵۲ اور غیر مکرر متابع و معلق ۱۶۰ ہیں۔ اسی طرح غیر مکرر روایات کی تعداد ۲۵۱۳ بنتی ہے۔ اس تعداد میں آثار صحابہ و تابعین، جن کا ذکر تراجم ابواب میں امام صاحب نے کیا ہے، شامل نہیں ہیں۔

(مقدمہ فتح الباری ص ۴۶۵ و لامع الدراری ص ۳۸)

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی ۴۴۶، حضرت انسؓ کی ۲۶۸، حضرت ابن عمرؓ کی ۲۷۰، حضرت ابن عباسؓ کی ۲۱۷، حضرت عائشہؓ کی ۲۴۲، حضرت عمرؓ کی ۶۰، حضرت علیؓ کی ۴۹، حضرت ابوبکرؓ ۲۲، حضرت عثمانؓ کی ۹، ابو سفیانؓ کی ایک اور دیگر صحابیات کی ۲۴۲ روایات ہیں۔

(تاریخ الحدیث ص ۸۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رواۃ و رجال

• علامہ فربری کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ سے صحیح بخاری کا سماع نوے ہزار علماء نے کیا تھا"
(تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۹ جامع الاصول بحوالہ فوائد جامع بر عجالہ نافعہ صفحہ ۳۵)

تاہم ان میں سے مندرجہ ذیل رواۃ بہت مشہور ہیں

* " ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری متوفی ۳۲۰ھ - آپ نے دو بار صحیح بخاری کا سماع کیا - ایک دفعہ بمقام فربر ۲۴۸ھ میں اور دوسری دفعہ ۲۵۲ھ میں بخارا میں۔

* ابراہیم بن معقل بن حجاج نسفی متوفی ۲۹۴ھ آپ عظیم حافظِ حدیث اور کئی کتب کے مصنف ہیں آپ چند اوراق امام بخاری کو سنا نہیں سکے تھے۔ جس کی وجہ سے یہ ان صفحات کی روایت، امام بخاری سے بالاجازۃ کرتے ہیں۔

* حماد بن شاکر نسوی متوفی ۲۹۰ھ۔ یہ بھی صحیح بخاری کا کچھ حصہ امام کو سنا نہیں سکے تھے۔

* ابوطلحہ منصور بن محمد بن علی بزدوی متوفی ۳۲۹ھ۔ محدث ابن ماکولا کے بیان کے مطابق امام بخاری سے الجامع الصحیح کی روایت کرنے والے یہ آخری شخص ہیں"۔
(مقدمہ فتح الباری جلد اول صفحہ ۴)

علاوہ ازیں" ان تمام شیوخ کی تعداد جن سے صحیح بخاری کی حدیثیں لی گئی ہیں - ۲۸۹ ہے ۴۰ مشائخ ایسے ہیں جن سے مسلم نے روایت نہیں کی - صرف امام بخاری نے روایت کی ہے۔
(تذکرۃ المحدثین حصہ اول صفحہ ۲۱۳ صفحہ ۲۱۴)

فقہ البخاری فی تراجمہ

یہ وہ مشہور مقولہ ہے جو علماء نے امام بخاریؒ کی فقہی بصیرت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے - یعنی صحیح بخاری کے عناوین باب امام بخاری کی فقہی ژرف نگاہی پر دلالت کرتے ہیں۔ اور انہیں میں امام صاحب کا سارا کمال پنہاں ہے صحیح بخاری کے ابواب سوادِ اعظم کی نظر میں تو سطحی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر ان کے غوامضِ دقیقہ پر نگاہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ سب بجائے خود ایک عظیم الشان حیثیت رکھتے ہیں۔ کہیں تو آپ نہایت دقیق فقہی نکتوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں - اور کسی جگہ محدثانہ اصول یا حدیث کی علتِ غامضہ بتلاتے ہیں۔

امام بخاری کے پیشِ نظر جس طرح احادیثِ صحیحہ کی تخریج تھی۔ اسی طرح اُن سے بہت سے مسائل کا استنباط و استخراج بھی ان کے مدنظر تھا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کی حدیث
" الولاء لمن اعتق"
جو کہ بریرہؓ کے واقعہ سے متعلق ہے۔ امام صاحب اسے ۲۰ سے زائد مرتبہ صحیح بخاری میں لائے ہیں۔ اور ہر جگہ کسی نہ کسی نئے مسئلہ کا استنباط کیا ہے

بہر حال ترجمۃ الباب کی بحث کرتے ہوئے ہمیں سب سے پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ امام صاحب نے ان کے قائم کرنے کے لیے کیا کیا انتظامات کیے تھے آپ اوّل تو ہر حدیث کی تنقید کے ساتھ اس کا ہر حیثیت سے تجزیہ کر لیتے تھے۔ نیز حدیث، اصول حدیث اور علل حدیث پر کڑی نگاہ رکھتے تھے۔ اور اس کے علاوہ کسی بھی حدیث کو الجامع میں شامل کرنے سے پہلے استخارہ بھی کیا کرتے تھے۔ ان انتظامات کے بعد پھر جس حدیث کو لیتے تو اس کا عنوانِ باب یا تو کسی مسئلہ کیطرف توجہ دلانے کے لیے علم فقہ کے ماتحت قائم کرتے یا آیاتِ قرآنیہ کے ماتحت باب باندھتے، یا کسی ایسی حدیث کا ٹکڑا لاکر عنوان قائم کرتے جو آپ کی شرط کے مطابق تو نہیں مگر اس سے کوئی عمدہ مفاد پیشِ نظر ہے۔

بعض مواقع پر ایسا بھی ہوا ہے کہ دو دو اور تین تین ابواب متواتر آگئے ہیں۔ لیکن ان کی ذیل میں احادیث نہیں ملتیں۔ وجہ یہ ہے کہ آپ کا طریق یہ ہے کہ آپ قرآنی آیات، مفسرین کی تفاسیر اور فقہی مسائل کے تحت اوّل ایک مسئلہ کا استدلال کرتے ہیں۔ اور پھر مجملاً ایک ہی حدیث ان عنوانات کے تحت پوری اُتر آتی ہے تو ایسے موقع پر آپ اسی ایک ہی حدیث پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ گویا ان تراجم ابواب کو قائم کر کے آپ نے فقہ اسلامی اور استنباطِ مسائل کے اصول قائم کر دیئے ہیں چنانچہ علامہ ابن خلدون اسی تاثر کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" کہیں تو حدیث سے استنباط میں عبارۃ النص سے کام لیتے ہیں اور کہیں اشارۃ النص سے اور کہیں دلالت النص سے بلکہ آپ نے مصالح عباد کو بھی نظر انداز نہیں کیا تاکہ کوئی گوشہ بھی چھوٹنے نہ پائے"۔ (بحوالہ صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین صفحہ ۳)

الغرض صحیح بخاری کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو تراجم ابواب کی تعیین مندرجہ بالا اصولوں کے علاوہ درج ذیل اصول بھی پیشِ امام محسوس ہوتے ہیں۔

۱۔ کہیں تو اپنی شرائط حدیث کے مطابق ابواب قائم کرتے ہیں اور کہیں کسی ایسی حدیث کے الفاظ سے عنوان باندھتے ہیں جو آپ کی شرط پر تو پوری نہیں اترتی مگر اس کے کسی نہ کسی مسئلہ کا استنباط مقصود ہے۔ ۲۔ بعض مواقع پر ابواب میں صرف مختلف متونِ حدیث کا ذکر کرتے ہیں لیکن ان کے سلسلہ رواۃ میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات ایک حدیث مکمل طور پر ایک جگہ نقل کرتے ہیں۔ اور پھر کہیں آگے جا کر وہی حدیث کسی اور راوی سے بھی مختصراً بیان کرتے ہیں۔

۴۔ ترجمۃ الباب میں کبھی کسی ایسے مسئلہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جس کی قائل پہلے سے مسلمانوں کی کوئی جماعت ہے۔ اور امام موصوف کی تحقیق یا آپ کے اجتہاد کے مطابق بھی وہ مسئلہ راجح ہے۔ یا آپ کے پاس اس کی دلیل و شہادت موجود ہے۔ ایسے مقامات پر امام بخاری ترجمۃ الباب بایں الفاظ لکھا کرتے ہیں۔ "باب من قال کذا" "او ذھب الی کذا"۔

۵۔ کبھی آپ کسی مسئلہ کو تردید کے نقطۂ نظر سے عنوانِ باب بناتے ہیں۔ یا آپ کا خیال یہ ہوتا ہے کہ آئندہ کسی زمانہ میں کوئی ایسے خیال کا قائل نہ پیدا ہو جائے۔ لہٰذا پہلے سے ہی اس کی وضاحت کی خاطر عنوانِ باب باندھ دیا ہے۔ تاکہ لوگوں کو غلطی سے بچایا جائے۔

۶۔ کہیں صرف یہ مقصود ہوتا ہے کہ طالبینِ حدیث کو مسئلہ کی نوعیت کے مطابق حدیث پیش کرنے کا ڈھب آجائے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ تکثیرِ مسائل، استنباطِ فروع، تفریعِ احکام، دقتِ نظر، یہ تو خود مؤلفین صحاح ستہ بالخصوص امام بخاری کا مہتم بالشان مقصود ہے۔ ان کے تراجم ابواب میں ایسے کھلے شواہد موجود ہیں جن سے کسی طرح انکار نہیں ہو سکتا ہے۔ امام بخاری تو اسی لیے تکرارِ احادیث کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کے معترف تمام شراحِ حدیث ہیں .....

اور علامہ ابن خلدون کا یہ جملہ نہایت جامع ہے۔
ولذلک یحتاج الی امعان النظر فی التفقہ فی تراجمہ"۔

" انہی وجوہات سے امام بخاری کے تراجم ابواب میں بڑی غور کی نگاہ اور نظر دقیق کی ضرورت پڑتی ہے"۔
(سیرت بخاری صفحہ ۱۶۲ صفحہ ۱۶۳)

اور اسی لیے تو علامہ کرمانی یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ:۔

" امام صاحب نے اپنے تراجم ابواب میں جس دقتِ نظر کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کو سمجھنے سے بڑے بڑے اہل علم قاصر رہے۔

الغرض صحیح بخاری کے تراجم ابواب کے مہتم بالشان ہونے کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ اجلّ محدثین اور فحول مصنفین نے تراجم کے مقاصدِ جلیلہ کے حل کے لیے شروح لکھی ہیں۔

(باقی)

جہیز دینا ضروری نہیں

ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ

بعض لوگ جہیز کو باعثِ نزاع بنا لیتے ہیں اور اس طرح میاں بیوی اور ان کے خاندانوں کا امن و سکون برباد ہو جاتا ہے اور ان کے باہمی تعلقات بگڑ جاتے ہیں۔ شریعت اسلامی نے جہیز کو ضروری قرار نہیں دیا۔ ہاں لڑکی کے والدین اپنی خوشی سے تحفہ کے طور پر شادی کے موقع پر اسے کچھ سامان دے دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اسے لازمی خیال نہیں کرنا چاہیئے اور نہ لڑکے والوں کو اس کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔

اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کئی نادان لوگ زیادہ جہیز نہ لانے کے طعنے دے کر بعض معصوم اور شریف لڑکیوں کی زندگیوں کو اجیرن بنا دیتے ہیں۔ یہ بڑے گناہ کی بات ہے ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ گھر کا سامان اور اخراجات مہیا کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے اسے یا اس کے رشتہ داروں کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ جہیز کا مطالبہ کریں یا یہ ضروری سمجھیں کہ لڑکی اپنے ساتھ ڈھیروں سامان لائے۔

شریعت اسلامی نے مرد پر ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ شادی کے موقع پر بیوی کو کچھ دے نہ یہ کہ اس سے وصول کرے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

• جس چیز کو شریعت نے مقرر کیا ہے وہ یہی ہے کہ مرد عورت کو کچھ دے۔ عورت اپنے ساتھ کچھ لائے یہ ضروری نہیں۔ اگر کوئی اس کے لئے مجبور کرتا ہے تو سخت غلطی کرتا ہے۔ ہاں اگر اس کے والدین اپنی خواہش سے کچھ دیتے ہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں لیکن یہ ضروری نہیں۔ ہاں لڑکے والے نہ دیں گے تو یہ ناجائز ہوگا۔ شریعت نے مرد کے لئے عورت کا مہر مقرر کرنا ضروری رکھا ہے۔ اسی طرح جو یہ کہے کہ جو جہیز نہیں دیتا وہ غلطی کرتا ہے اور جہیز ضرور دینا چاہیے وہ بھی بدعت پھیلانے والوں میں سے ہے۔"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۳۰ء)

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور اپنے گھروں میں اس بات کی نگرانی کریں کہ گھر کے سب افراد اسے پوری طرح سمجھ لیں اور ان کا کوئی قول اور فعل اس کے خلاف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے گھر امن و سکون کے گہوارے بن جائیں۔ آمین!

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت قریشی محمد حنیف صاحب قمر مرحوم و مغفور

اخلاص فدائیت اور والہانہ جذبہ سے سرشار شخصیت

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

حضرت قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سوار سیاح خدا کو پیارے ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قریشی صاحب منفرد نوعیت کے داعی الی اللہ تھے آپ اپنے نام سے اتنے معروف تھے جتنے سائیکل سوار سیاح کے الفاظ سے۔ آخر وقت تک وہ اپنے سائیکل کے ساتھ چلتے پھرتے رہے وفات سے کچھ عرصہ پہلے وہ سائیکل پر سوار نہ ہوتے۔ اور کہا کرتے کہ اب میں ضعف محسوس کرتا ہوں اس لیے سائیکل پر سواری نہیں کر سکتا مگر سائیکل ان کے ساتھ ہوتا اغلباً سائیکل کا سہارا ان کے چلنے میں ممد ہوتا۔ بہت ہی سادہ منش درویش۔ دعا گو اور متوکل قسم کے بزرگ تھے۔ ۱۸۹۸ء میں علاقہ کشمیر میں ان کی پیدائش ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبول احمدیت کی توفیق دی تو آپ نے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ بہت انہماک سے کیا اور اس مطالعہ نے ان کی کایا ہی پلٹ دی اور ان کے اندر ایسا نور پیدا ہوا جس نے آپ کو مخلص اور فدائی داعی الی اللہ بنا دیا۔ سلسلہ کے بزرگوں اور مبلغین کرام سے بار بار ملاقاتیں کرتے آپ پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر تھے۔ اپنے وطن کشمیر سے قادیان آتے اور رخصت کے ایام مرکز سلسلہ میں گزارتے اور روحانی اور علمی استفادہ کرتے۔

آپ ۱۹۲۳ء علاقہ ملکانہ یوپی میں تبلیغ کے لیے گئے۔ جہاں شدھی کا سیلاب زوروں پر تھا۔ ہندو پنڈت غریب مسلمان راجپوتوں پر اثر انداز تھے حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۵۰ واقفین اس علاقہ میں بھیجے جنہوں نے اس خطرناک منصوبہ کو خاک میں ملا دیا آپ بھی ان مجاہدین میں سے تھے۔ جنہوں نے تن من دھن کی بازی لگا کر وہاں دن رات کام کیا۔ کشمیر کا ایک باشندہ وہاں کی چلچلاتی ہوئی دھوپ اور گرمی میں کام کرتا ہے۔ وہاں قریشی صاحب کو خیال ہوا کہ مجھے سائیکل چلانا سیکھنا چاہیئے چنانچہ آپ نے سائیکل چلانا سیکھ لیا، آپ نے متحدہ بنگال کے ۲۴ اضلاع میں ہزاروں میل سفر سائیکل پر کیا اور قریہ قریہ اور شہر شہر اور ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں جا کر پیغام حق پہنچا دیا۔

بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا۔ چنانچہ جماعت کے سینکڑوں اطفال اور بنات نے آپ سے قرآن کریم ناظرہ پڑھا۔

آواز میں مٹھاس تھی چہرہ پر دائمی مسکراہٹ اور بزرگی کے آثار ہویدا تھے۔ نیکی اور تقویٰ ان کا لباس تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود کے منظوم کلام اور ملفوظات کے کئی حصے آپ کو ازبر تھے۔ وہ سامعین کو سناتے اور اس کلام سے محظوظ ہوتے۔

مکرم قریشی صاحب کا سائیکل مجوزہ روزگار تھا۔ آپ خطاب کرتے وقت اپنے سائیکل کے اردگرد لوگوں کو اکٹھا کر لیتے۔ ان کا سائیکل ان کے لیے بمنزلہ اسٹیج تھا ان کے سائیکل کے آگے اور پیچھے بڑے بڑے چارٹ آویزاں ہوتے اور جلی حروف سے ان پر عبارتیں تحریر ہوتیں۔ ہر گزرنے والے شخص کے لیے یہ سائیکل جاذب نگاہ ہوتا جس کے نتیجہ میں عوام آپ کے سائیکل کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ان کا سائیکل ایک متحرک AUTOMOBILE لائبریری تھا۔ دھوپ اور بارش سے بچنے کے لیے آپ نے سائیکل پر ایک مضبوط بڑی چھتری لگا رکھی جس کی تاریں اور کپڑا مضبوط تھا۔ اس تاریخی اور ناقابل فراموش سائیکل پر آپ نے ۱۹۷۲ء تک لگ بھگ ۵۶ ہزار میل کا سفر کیا بالخصوص بنگال بہار، اڑیسہ۔ آزاد کشمیر اور پاکستان کے مختلف شہروں اور دیہات میں آپکا سائیکل عوام و خواص کے لیے باعث کشش تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ۱۹۶۵ء میں حج بدل کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ حج مکرمی بزرگوارم شیخ محمد حسن صاحب مرحوم آف فیصل آباد کی طرف سے آپ نے کیا۔ شیخ صاحب موصوف مخیر بزرگ تھے۔ آپ نے فیصل آباد شہر میں عظیم الشان مسجد تعمیر کروائی جو آپ کی دائمی یادگار ہے

قریشی صاحب مرحوم کے ایک صاحبزادے مکرم قریشی محمد سعید صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں کام کر رہے ہیں ان کے ہاں ہی آپ کی وفات ہوئی اور انہیں آپ کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ ان کے ایک صاحبزادے سے میری ملاقات ڈھاکہ میں ہوئی تھی وہ بھی اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پسماندگان کا محافظ و ناصر ہو۔ آمین

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار

درخواست دعا

۔۔ برادرم حمید احمد صاحب عابد حال دارالرحمت غربی ربوہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد انور کارکن دفتر الفضل ربوہ

پیارے اطفال بھائیو!

پیارے اطفال بھائیو! امسال سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ پر آپ کے لیے الگ سائیکل سٹینڈ کے شعبہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

آپ سب اطفال بھائیوں سے توقع کی جاتی ہے کہ اس سال آپ پچھلے سے زیادہ سے زیادہ اطفال سائیکل پر اپنے سالانہ اجتماع پر ربوہ تشریف لائیں گے۔ تمام سائیکل سواران و انچارج صاحبان سے گزارش کی جاتی ہے کہ اطفال سائیکل سواران کا اندراج صرف اطفال الاحمدیہ کے شعبہ سائیکل سٹینڈ پر کروایا جائے۔

سب سے زیادہ سائیکل سوار لانے والی مجلس کو انعام دیا جائے گا۔ (انشاء اللہ)

(منتظم سائیکل سٹینڈ اطفال الاحمدیہ سالانہ اجتماع ربوہ)

"سالانہ رپورٹ تحریک جدید"

ہر لجنہ سالانہ رپورٹ یکم اکتوبر تک مرکز میں بھجوا دے۔ تحریک جدید کی سالانہ رپورٹ بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے۔

(۱) کل وعدہ جات (سال رواں) (۲) تعداد وعدہ کنندگان۔

(۳) وعدہ جات (دفتر سوم) (۴) ادائیگی تا حال (۵) تعداد ممبرات

نوٹ:۔ رپورٹ میں اس بات کی وضاحت ہونی چاہیئے کہ حضور کے ارشاد کے مطابق آپ کی لجنہ نے کیا مساعی کی ہے۔

سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں مرکز میں بھجوائی جائیں۔ ہر شعبہ کی رپورٹ علیحدہ کاغذ پر ہونی چاہیئے۔

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ مرکزیہ ربوہ)

کراچی کے کالجوں میں داخلے

۱۔ کراچی کے کالجوں میں فرسٹ ائیر کی کلاس کے داخلے ۲۰ اگست سے شروع ہو رہے ہیں جو ۱۰ ستمبر تک جاری رہیں گے۔

۲۔ کراچی یونیورسٹی میں آنرز بی۔ ایس سی۔ بی اے۔ ایم ایس سی۔ ایم اے کے داخلے ۱۶ اگست سے شروع ہو رہے ہیں۔

۳۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۲۲ اگست ۱۹۸۳ء ہے۔

(ناظم امور طلباء خدام الاحمدیہ ضلع کراچی)

اعلانِ نکاح

میری پوتی عزیزہ امۃ الباسط جو میرے سب سے چھوٹے بیٹے عزیز عبد الباسط بٹ کی صاحبزادی ہے کا نکاح عزیزم خواجہ منصور احمد ابن خواجہ مسعود احمد صاحب مرحوم آف لاہور جو حضرت منشی فرزند علی خان صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ کے ساتھ مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۸۳ء مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے لاہور میں پڑھا۔

دوستوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب کرے اور پیاری بچی اور عزیز منصور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کو عافیت والی مثمر بثمرات زندگی سے نوازے اور دینی اور دنیوی ترقیات عطا کرے۔ آمین!

(عبد الحی بٹ آف کینیڈا۔ حال اسلام آباد)

خاکسار کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ تسنیم کوثر صاحبہ بی اے دختر ملک محمد حنیف خانصاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزم ملک سعادت احمد صاحب ابن ملک مبارک احمد صاحب آف نواب شاہ (سندھ) ۱۵,۰۰۰ روپے مہر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مولانا عبد المالک خان صاحب مرحوم نے مورخہ ۲۹/۴/۸۳ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بعد نماز عصر مسجد مبارک میں رونق افروز ہو کر بعد از اعلان نکاح دعا میں شمولیت فرمائی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس نکاح کے بابرکت و مسعود ہونے کیلئے دعا کریں۔

(ملک محمد یحییٰ حسن ایڈووکیٹ سمندری ضلع فیصل آباد ساکن چک ۲۲۶ گ ب خانپور براستہ گوجرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ بِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ۔"

(برکات الدعاء صـ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر میں قیامت تک رونما ہونے والی نوع انسانی کی اصلاح کے لئے جو درد موجزن تھا اور اس امت کے لئے جو ہم و غم اور حزن آپؐ کو لاحق تھا وہ اس امر کا مقتضی تھا کہ آپؐ کی انقلاب انگیز دعائیں آئندہ زمانوں میں بھی اپنا اثر دکھاتی چلی جائیں تاکہ یہ امت پوری نوع انسانی کی اصلاح کا وسیلہ بنتی چلی جائے اور آپؐ کی اتباع اور پیروی کی برکت سے ایسے وجود پیدا ہوتے چلے جائیں جو دعا کے انتہائی کارگر ہتھیار سے کام لینے میں آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے والے ہوں تاکہ آپؐ کا برپا کیا ہوا انقلاب رفتہ رفتہ پوری دنیا پر محیط ہوتا چلا جائے۔ بالخصوص اس آخری زمانہ میں جسے اعظم الفتن کا زمانہ قرار دیا گیا تھا اشد ضروری تھا کہ دعا کا یہ انتہائی کارگر ہتھیار پھر اسی شان کے ساتھ بروئے کار آکر پوری دنیا میں انقلاب عظیم کی راہ ہموار کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ وباللہ التوفیق۔

دعائے مغفرت

● والد محترم مکرم چوہدری علم دین صاحب گوجر چک ۹۳ ۱۲-۱ ضلع ساہیوال ۳۱ جولائی اور یکم اگست کی درمیانی شب بوقت پونے دس بجے بعمر ۷۶ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

نماز جنازہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر ضلع ساہیوال نے پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا بھی امیر صاحب ضلع نے کروائی۔

مرحوم نے اپنی یادگار میں ایک بیوہ کے علاوہ ۷ لڑکے اور ایک لڑکی۔ ۵ پوتیاں اور ۲ پوتے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

(نعیم احمد عابد چک ۹۳ ۱۲-۱ ضلع ساہیوال)

● خاکسار کی والدہ بشیر بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر چوہدری محمد حسین صاحب اوپل (والدہ ڈاکٹر خلیل احمد اوپل مرحوم) گجرات بعمر ۲۸ سال ۲۵ جولائی ۱۹۸۳ کو رات ۱۲½ بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ موصیہ تھیں۔ اسی دن بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ حضور ایدہ اللہ نے قبل نماز جنازہ تمام پسماندگان سے تعزیت کا اظہار فرمایا۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ نیک۔ مہمان نواز اور بہت سی خوبیوں سے متصف تھیں مرحومہ کو رات ۸ بجے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا کرے اور تعزیت میں شامل ہونے والے سب احمدی بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ مرحومہ نے ۳ لڑکے اور ۵ لڑکیاں پسماندگان چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(محمد حنیف اوپل۔ گجرات شہر)

● نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ میری اہلیہ سیدہ رضیہ بیگم صاحبہ جو بیالیس سال تک میری شریک زندگی رہیں مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک شب ایک بج کر بیس منٹ پر ایک میجر آپریشن کے بعد اس کی تاب نہ لا سکنے کی وجہ سے "موڈرن کلینک" آف سرجری ڈھاکہ میں ۵۸ سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہت ہی دیندار۔ عبادت گزار اور تبلیغ کا بے حد جوش رکھنے والی تھیں۔ مجھ سوگوار شوہر کے علاوہ مرحومہ اپنے پیچھے تین لڑکے، تین لڑکیاں، ایک پوتا۔ ایک پوتی اور تین نواسے اور ایک نواسی اپنی یادگار چھوڑ کر سوائے حقیقی سے جا ملیں۔ احباب کرام میری اہلیہ کے درجات کی بلندی کے لئے اور ہم سوگوار پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سید اعجاز احمد مربی سلسلہ احمدیہ (ریٹائرڈ) حال بہمن بڑیہ (بنگلہ دیش)

پیارے ابا جان کی یاد میں

میرے ابا جان محترم ذکاء اللہ صاحب رفیق منزل تمبل بازار گجرات ۲۴ رمضان المبارک بمطابق ۶ جولائی ۱۹۸۳ء بروز بدھ بوقت ۷½ بجے حرکت قلب بند ہو جانے پر اچانک رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا چلے آ رہے تھے۔ پچھلے سال علاج کے لئے اپنے بیٹوں کے پاس بریڈفورڈ (انگلستان) جانے کے لئے گجرات سے روانہ ہو کر ملتان پہنچے تھے کہ دل کا شدید حملہ ہوا۔ اس کے بعد گجرات ہی میں زیر علاج رہے۔ بالآخر دل کا تیسرا حملہ جان لیوا ثابت ہوا اور وہ ہمیشہ کے لئے ہمیں داغ مفارقت دے کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۹ سال تھی۔

ابا جان مرحوم حضرت میر الٰہی بخش صاحب شیخوپور ضلع گجرات کے تیسرے فرزند تھے حضرت میر صاحب مرحوم و مغفور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔ ابا جان مرحوم موصی تھے اور اپنی زندگی میں حصہ جائیداد وغیرہ ادا کر چکے تھے۔ چنانچہ اگلے دن ۷ جولائی کو آپ کا تابوت ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت لواحقین سے تعزیت فرمائی اور بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

والد صاحب مرحوم شیخوپور ضلع گجرات سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد چمڑے کی صنعت سے وابستہ ہو گئے۔ بلال ٹینری لمیٹڈ گجرات میں ایک لمبے عرصے تک مینیجر کے عہدہ پر فائز رہے اور اپنے فرائض کو بڑی دیانتداری اور بڑے حسن انتظام کے ساتھ سرانجام دے کر ملک کی بہتری اور اپنی نیک نامی کا باعث بنے رہے۔ مرحوم چار بھائی اور دو بہنیں تھیں جن میں سے تین بھائی اور ایک بہن پہلے ہی خدا کو پیارے ہو چکے تھے۔ اب صرف ان کی ایک ہمشیرہ (پھوپھی جان) محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر انتظامیہ کمیٹی لجنہ اماء اللہ کراچی خدا کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ پھوپھی جان والد صاحب مرحوم کی وفات کی خبر سن کر کراچی سے بروقت ربوہ پہنچ گئی تھیں۔

میرے ابا جان بڑے مخلص احمدی تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں فیصل آباد میں اچھا خاصا کاروبار تھا جو ہنگاموں کی نذر ہو گیا۔ آپ نے اس نقصان کو نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا۔ آپ بڑے محنتی اور دیانتدار نہایت صاف گو اور زندہ دل انسان تھے۔ طبیعت میں مزاح اور شگفتگی بدرجہ اتم موجود تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے غم زدہ بیوہ، پانچ بیٹے، تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تینوں بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ آپ کے ایک داماد محترم کرنل منور احمد میر صاحب ہیں جو ملتان چھاؤنی میں اسٹیشن کمانڈر ہیں۔

جماعت احمدیہ گجرات شہر نے مرحوم کی تجہیز و تکفین کے سلسلہ میں ہماری بڑی مدد فرمائی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ابا جان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(میر نوید اللہ۔ رفیق منزل۔ تمبل بازار گجرات)

ولادت

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے برادر نسبتی مکرم منور احمد صاحب قریشی۔ قریشی پراپرٹی سنٹر" راولپنڈی کو ۵-۶ جولائی کی درمیانی رات ایک بچی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "نصیرہ یاسمین" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے بچی کو صحت و تندرستی والی دراز عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین!

(شیخ عبد الماجد خوش نویس۔ ربوہ)

● مورخہ ۲۴-۷-۸۳ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم خالق منیر صاحب کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک لائق اور خادم دین بنائے نیز والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ نومولود مکرم نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال علی پور کا پوتا اور مکرم محمود احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

(نثار احمد خان مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۸۳ء، مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے

طلباء و طالبات

اٹھارویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۸۳ء میں تحریری و زبانی جو امتحانات ہوئے ان کے نتائج احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا کیساتھ پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا میں بہترین کامیابیوں سے نوازے۔ آمین!

تحریری امتحان معیار اوّل:

اوّل: تمر احمد عطاء دارالرحمت شرقی ربوہ ۹۶/۱۰۰
دوم: محمد لطیف صاحب کنری ضلع تھرپارکر ۹۶/۱۰۰
سوم: سید منیر احمد کراچی ۹۵/۱۰۰

— معیار دوم —

اول: محمد محمود رانا صاحب ساہیوال ۹۶/۱۰۰
دوم: ثاقب محمود عاطف پھلوکی ضلع گوجرانوالہ ۹۵/۱۰۰
سوم: طاہر اشفاق صاحب۔ کراچی ۹۴/۱۰۰

— معیار سوم —

اول: ذوالفقار احمد صاحب چوک گروٹ ضلع خوشاب ۹۳/۱۰۰
دوم: حافظ عبدالوحید قیصر صاحب دارالعلوم غربی۔ ربوہ ۹۰/۱۰۰
سوم: چوہدری نعیم احمد قمر صاحب کھاریاں ضلع گجرات ۸۹/۱۰۰

طالبات

— معیار اوّل —

اول: عفت ہما صاحبہ پشاور ۹۶/۱۰۰
دوم: راشدہ اشرف صاحبہ دارالصدر شرقی ربوہ ۹۶/۱۰۰
سوم: زکیہ مبارک صاحب شیخواہ ضلع ملتان ۹۴/۱۰۰

— معیار دوم —

اول: مبشرہ بشیر احمد چیمہ صاحبہ لاہور ۹۶/۱۰۰
دوم: عالیہ نعیم صاحبہ دارالرحمت ربوہ ۹۵/۱۰۰
سوم: شاہدہ فوزیہ صاحبہ باب الابواب ربوہ ۹۴/۱۰۰

— معیار سوم —

اول: نامرہ صاحبہ۔ بدوملی ضلع سیالکوٹ ۹۹/۱۰۰
دوم: مجیدہ برلاس صاحبہ۔ دارالیمن غربی ربوہ ۹۴/۱۰۰
سوم: امۃ الشافی۔ دارالرحمت غربی ربوہ ۹۳/۱۰۰

تقریری مقابلہ جات

— طلباء معیار اول —

اول: عبدالستار قمر صاحب جھنگ
دوم: بشیر احمد صاحب قادیانی ربوہ
سوم: لطف المنان صاحب شیخ ربوہ

— معیار دوم —

اول: محمد محمود رانا صاحب۔ ساہیوال
دوم: محمد منور عابد صاحب۔ کھاریاں
سوم: عارف نسیم صاحب۔ ربوہ

— معیار سوم —

اول: انتصار نذر صاحب ربوہ
دوم: انور پاشا صاحب۔ ربوہ
سوم: عبدالمصور صاحب۔ ربوہ
" : عبدالجبار صاحب۔ لاہور

طالبات

— معیار اوّل —

اوّل: راشدہ اشرف صاحبہ دارالصدر شرقی ربوہ
دوم: راضیہ سید صاحبہ ربوہ
سوم: امۃ القیوم صاحبہ ربوہ

— معیار دوم —

اول: قانتہ فائزہ صاحبہ ربوہ
دوم: آنسہ مریم صاحبہ۔ ربوہ
سوم: بشریٰ سید صاحبہ ربوہ

— معیار سوم —

اوّل: فریدہ اسلام صاحبہ۔ ربوہ
دوم: شائستہ یمن صاحبہ۔ ربوہ
" : امۃ القیوم صاحبہ۔ ربوہ
سوم: امۃ القیوم صاحبہ۔ کراچی

مقابلہ اشعار۔ طلباء

— معیار اوّل —

اول: خالد بلال احمد صاحب ربوہ
دوم: محمد مبشر احمد صاحب
سوم: محمد لطیف صاحب

— معیار دوم —

اول: محمد احمد صاحب نعیم۔ ربوہ
دوم: عبدالقیوم صاحب ربوہ
سوم: اکبر احمد صاحب۔ ربوہ

— معیار سوم —

اول: ناصر احمد صاحب۔ ربوہ
دوم: بشیر احمد صاحب۔ ربوہ
سوم: محمود احمد صاحب۔ ربوہ

طالبات

— معیار اول —

اول: امۃ الحی فضیلت صاحبہ۔ ربوہ
دوم: امۃ الحمید غنی صاحبہ۔ ربوہ
سوم: طاہرہ رحمان صاحبہ۔ ربوہ

— معیار دوم —

اول: مسرت نور باجوہ صاحبہ۔ ساہیوال
دوم: شاہدہ قدسیہ صاحبہ۔ ربوہ
دوم: بشریٰ نسرین صاحبہ۔ چونڈہ
دوم: نگہت سلطانہ صاحبہ۔ ربوہ

سوم: درِ ثمین صاحبہ۔ ربوہ

— معیار سوم —

اول: منصورہ بیگم صاحبہ۔ ربوہ
دوم: دُرّ احمد صاحبہ۔ ربوہ

سوم: صادقہ نبیلہ صاحبہ۔ ربوہ

مقابلہ تلاوت قرآن۔ طلباء

اول: منور احمد صاحب
دوم: ظفر اللہ خان صاحب
سوم: حافظ اختر رشید صاحب حافظ آباد

بارک اللہ لھم!

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

○

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

داخلہ کیلئے ضروری راہنمائی

علم کے حصول میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا کردار

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"اطلبوا العلم من المھد الی اللحد"

کہ ماں کی گود سے قبر کی لحد تک علم حاصل کرتے رہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تعلیم کے فروغ نیز بچوں میں تعلیم کے حصول کا شوق بڑھانے کے لئے مختلف سکیمیں جاری فرمائی تھیں۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ان لوگوں کی سہولت کے لئے جو کسی وجہ سے کالج میں داخلہ حاصل کرنے سے قاصر ہیں یا باقاعدہ حصولِ تعلیم کی عمر سے نکل چکے ہیں۔ گھر بیٹھے ڈاک کے ذریعہ تعلیم حاصل کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے جس میں ہر مضمون کی چار مشقیں گھر پر تیار کر کے اپنے ٹیوٹر کو بھجوانا ہوتی ہیں۔ چھ ماہ بعد باقاعدہ امتحان ہوتا ہے۔ گھر پر مشقوں اور امتحان میں چالیس فی صد نمبر حاصل کرنے والا پاس سمجھا جاتا ہے۔ ایف اے کے سرٹیفکیٹ کے لئے پانچ مکمل اور دو نصف لازمی کورس اور بی۔ اے کی ڈگری کے لئے سات مکمل اور دو نصف لازمی کورس پاس کرنا ضروری ہیں (اسلامیات اور مطالعہ پاکستان لازمی نصف کورس ہیں) اگر آپ ہفتہ میں چار یا پانچ گھنٹے یا ہر روز ایک گھنٹہ تعلیم کے لئے فارغ کر سکتے ہوں تو آپ بآسانی بڑے اچھے نمبروں میں ایف اے یا بی اے پاس کر سکتے ہیں۔ ایک آرڈیننس کے ذریعہ اس یونیورسٹی کے سرٹیفکیٹ اور ڈگری کو دوسرے بورڈوں اور یونیورسٹیز کے سرٹیفکیٹ اور ڈگری کے برابر تسلیم کیا گیا ہے۔ نصابی کتب اور درسی مواد یونیورسٹی کی طرف سے بلا قیمت فراہم کیا جاتا ہے۔ ریڈیو۔ اور ٹیلی ویژن پر بھی پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔ نیز علاقائی مراکز مطالعہ میں بھی جز وقتی رہنمائی کا انتظام ہے۔

پہلی بار طالب علم بننے پر بیس روپیہ رجسٹریشن فیس ادا کرنا ہوتی ہے۔ انٹرمیڈیٹ کے ایک مکمل کورس کی فیس نوے روپیہ اور نصف کورس کی فیس پینتالیس روپیہ ہے۔ جبکہ بی۔ اے کے ایک مکمل کورس کی فیس ایک سو پانچ روپیہ اور نصف کورس کی فیس ساڑھے باون روپے ہے۔ سمسٹر چھ ماہ کا ہوتا ہے۔ ایک سمسٹر میں دو مکمل کورس یا ایک مکمل اور دو نصف کورس لینے کی اجازت ہے۔ اس سمسٹر کے لئے فارم داخلہ بھجوانے کی آخری تاریخ تیس روپیہ لیٹ فیس کے ساتھ ۵ ستمبر ۱۹۸۳ء مقرر ہے۔ فارم داخلہ علاقائی دفاتر یا شعبہ داخلہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ بھیج کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ مزید راہنمائی میں محمد ظہیر الدین احمد جی ٹی ایس بکسٹال نزد ریلوے سٹیشن لاہور سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

ظہیر الدین احمد لاہور

"گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو"
(حضرت اقدس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکھیوں اور مچھروں کو کیسے مارا جائے؟

مکرم ڈاکٹر عمر الدین سدھو صاحب ۔ صدر انسداد مکھی مچھر مہم کمیٹی ۔ ربوہ

احباب بخوبی جانتے ہیں کہ مکھی گند میں اور مچھر پانی میں پیدا ہوتا ہے جہاں یہ مضرت رساں کیڑے انسانی زندگی کو اجیرن بناتے ہیں وہاں مہلک بیماریاں بھی پھیلاتے ہیں۔ ربوہ میں مکھی کی پیدائش کا بہت بڑا سبب انسانی فضلہ جگہ بجگہ پھینکنا ہے جس میں گھوڑوں اور دوسرے جانوروں کی لید بھی شامل ہے اگر یہ گند دوسرے کوڑا کرکٹ کے ساتھ روزانہ باقاعدگی کے ساتھ شہر سے دور باہر ٹھکانے لگانے کے لئے لے جایا جائے۔ یا جلایا جائے۔ تو مکھی کی پیدائش کو روکا جاسکتا ہے۔

مچھر بغیر پانی کے پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ یا تو سات دن کے اندر پانی کو خشک کیا جائے۔ یا مٹی کا تیل۔ ملیریال یا لاروی سائڈ یعنی مچھروں کے انڈوں بچوں کے تلف کرنے والی دوائی حسب ہدایت پانی میں ڈالی جائے۔

مکھی کی افزائش کو روکنے کے لئے ربوہ میں موجودہ صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے مکھی کی افزائش کی جگہوں کو کم سے کم کرنا ضروری ہے۔ انسانی فضلہ کا گھروں سے لے جانا اور کھلی جگہ میں جگہ بجگہ ڈھیر لگانا بند کیا جانا ضروری ہے اور اس کی بجائے خشک گڑھے والی بیت الخلاء کو رواج دینا ضروری ہے۔ فلش سسٹم میں کچھ عرصہ کے بعد پانی نکاسی نالی میں آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور ربوہ میں گندے پانی کی نکاسی کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ اس لئے خشک گڑھے والی بیت الخلاء ہی زیادہ موزوں ہے۔ ایسی بیت الخلاء کا ڈیزائن اور تخمینہ وغیرہ احباب کی اطلاع کے لئے علیحدہ صورت میں طبع کروایا گیا ہے۔

انسداد مکھی مچھر کی مہم کو کامیاب کرنے کے لئے تمام طریقے جو سکیم انسداد مکھی مچھر پمفلٹ میں دیئے گئے ہیں۔ اُن کو انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو اپنے اپنے دائرہ کار میں عملی طور پر اپنانا ضروری ہے۔ یہ سکیم پانچ ہزار کی تعداد میں چھپوائی گئی تھی اور امید ہے کہ ہر گھر میں پہنچ چکی ہوگی۔

مکھیوں کو گھروں میں تلف کرنے کے لئے FLY BAIT جو بازار سے دستیاب ہو جاتی ہے۔ نہایت کارآمد ہے۔ ایک مکھی اپنی چھ سے آٹھ ہفتہ کی زندگی میں تقریباً دو ہزار انڈے دیتی ہے۔ مکھیوں کی تلفی کی اس مفید تدبیر پر بھی عمل ہونا چاہیئے۔

اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کے فضل سے مکھی اور مچھر کی پیدائش کو روکنے کے لئے دو زبردست ہتھیار بھی ہاتھ آگئے ہیں۔

مچھر کی پیدائش کو روکنے کے لئے BATEX GRANULES ہر چودہ دن کے بعد کھڑے پانیوں میں حسب ہدایت استعمال کرنے کے لئے ہے۔ جو گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کی گئی ہے اور بہت بڑی مقدار میں منگوا کر ٹاؤن کمیٹی کے حوالہ کردی گئی ہے۔

مکھی کی پیدائش کو روکنے کے لئے بھی دوسرا زبردست ہتھیار TUGON SP.80 (ٹیوگان) کی صورت میں مہیا ہو گیا ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت بائیس ہزار روپیہ سے زائد رقم خرچ کرکے منگوا دیا ہے۔ اس کو حسب ہدایت ہر دو تین دن کے بعد گند کے ڈھیروں پر چھڑکنے سے مکھی کی افزائش قطعاً بند ہو جاتی ہے۔

انسداد مچھر کی کارروائی انصار اللہ کے سپرد ہے اور انسداد مکھی کی کارروائی خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے۔ جو بہت اہم اور ذمہ داری کے کام ہیں۔ صحیح طریقہ سے حسب ہدایت عملی طور پر کارروائی سے مکھی مچھر کی افزائش رُک جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش ہے کہ اللہ تعالےٰ ربوہ کو مکھی اور مچھر سے ایسی نجات بخشے۔ کہ سارے پاکستان میں اس نمونہ کا شہر نہ ملے۔

مندرجہ بالا FLY LARVICIDE (مکھیوں کے انڈوں بچوں کو تلف کرنے والے) اور MOSQUITO LARVICIDE (مچھروں کے انڈوں بچوں کو تلف کرنے والے) جیسے دو زبردست ہتھیاروں اور مندرجہ سکیم انسداد مکھی مچھر پمفلٹ تدابیر کو اختیار کرنے سے (جس میں اپنے اپنے گھروں میں جوان مکھیوں کی تلفی بھی شامل ہے) ربوہ کو اسی سیزن میں مکھی اور مچھر سے کلی طور پر نجات حاصل ہو سکتی ہے اور سارے پاکستان کے لئے ایک نمونہ قائم ہو سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ کمیٹی ہر ممکن نئی مؤثر تدابیر کو زیر غور لاتی رہے گی۔ بہرحال یہ سکیم عارضی نہیں ہے۔ سال بہ سال چلے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

وقفِ جدید کے ننھے مجاہدین / مجاہدات

مندرجہ ذیل اطفال / ناصرات نے وقفِ جدید دفتر اطفال میں یکصد روپے یا زائد کا وعدہ کرکے اپنا نام وقفِ جدید کے ننھے مجاہدین / مجاہدات میں لکھوایا ہے۔ ان کے نام معہ ولدیت حضور پُرنور کی مقبول دعاؤں کیلئے خدمتِ اقدس میں پیش ہوئے۔ حضور پُرنور نے دعا کی کہ :۔

" اللہ تعالیٰ بچوں کے والدین کے اخلاص میں برکت دے اور حسناتِ دارین سے نوازے۔ بچوں کی عمروں میں برکت دے۔ خادمِ دین بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے "

نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ شفقت سے تحریر فرمایا " جَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ "

احباب جماعت سے مذکورہ ننھے مجاہدین / مجاہدات اور انکے والدین کیلئے درخواست دعا ہے۔

ضلع اسلام آباد

			وعدہ	ادائیگی
۱۔ محمد سلمان منور صاحب	ابن	مکرم منور احمد صاحب سپر ٹیلرز	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۲۔ محمد محی الدین	"	" ڈاکٹر محمد نقی الدین "	"	"
۳۔ مسعود احمد خالد	"	" ٹھیکیدار نواب دین "	"	"
۴۔ ناصر بشیر	"	" بشیر الدین صاحب خاکی	"	"
۵۔ شہاب رفیق	"	" رفیق احمد، چغتائی	"	"
۶۔ محمود حیدر	"	" بریگیڈیر ارشد جاوید محمود صاحب	"	"
۷۔ فاران نور	"	" چوہدری عبد النور	"	"
۸۔ یوسف رفیق	"	" " رفیق احمد	"	"
۹۔ مقصود احمد	"	" " داؤد احمد	"	"
۱۰۔ مجاہد احمد	"	" " " "	"	"
۱۱۔ منصور احمد	"	" " " "	"	"
۱۲۔ سید دانیال احمد	"	" سید الیاس بشیر احمد	"	"
۱۳۔ سید وقار احمد	"	" " " "	"	"
۱۴۔ سید نوال احمد	"	" " " "	"	"
۱۵۔ عزیزہ نبیلہ ارشد صاحبہ	بنت	چوہدری محمد سعید ارشد	"	"
۱۶۔ نوید اسلام صاحبہ	"	" " " "	"	"
۱۷۔ عزیزم محمد احسن صاحب	ابن	" " " "	"	"

(سیکرٹری وقف جدید دفتر اطفال مرکزیہ)

آپ کا اپنا ہوٹل ۔ لاہور سرگودھا روڈ پر سکھیکی میں
صالی ڈے ہوٹل ۔ اعوان (ایئر کنڈیشنڈ)
سفر کے دوران ہر قسم کی سہولت حاصل کرنے کیلئے ۔ سکھیکی منڈی تھانہ کے مغرب کی جانب
ہر قسم کا کھانا چائے وغیرہ دستیاب ہے

کاروبار یا دفتر کیلئے نہایت باموقعہ جگہ
کرایہ کیلئے خالی ہے
باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ کے اوپر والی منزل پر ایک بہترین مکان کرایہ کیلئے خالی ہو رہا ہے۔ بجلی۔ پانی سوئی گیس کا اعلیٰ انتظام ہے۔ رہائش کیلئے محفوظ ترین اور ہوادار ہے۔ رابطہ کیلئے
نبی احمد باجوہ / باجوہ کلاتھ سٹور گولبازار ربوہ
فون :- 568

برائے فروخت
گولبازار غربی ربوہ کے وسط میں ایک باموقعہ اور چالو حالت میں جنرل سٹور مع فرنیچر فوری طور پر قابلِ فروخت ہے۔ جس دکان میں جنرل سٹور واقعہ ہے اس کا کرایہ وغیرہ طے کروانے میں مقدور بھر تعاون کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب ہم سے رابطہ قائم کریں۔
خدمت مرکز
اقصیٰ چوک ربوہ فون ۔ پی پی 640